163990-والد نے شادی پر مجبور کیا تو کیا نکاح صحیح ہوگا اور اس حالت میں کیے گئے جماع کا حکم کیا ہے

سوال

ایک لڑکی کی اس کے والد نے ایسے شخص سے شادی پر مجبور کیا جس سے وہ شادی کی رغبت نہیں رکھتی تھی، تو کیا یہ نکاح صحیح ہوگا یا نہیں ؟
اور اگر یہ لڑکی اپنے خاوند کو قریب نہ آنے دے اور وہ اسے مجبور کر کے جماع کرے تو اس مباشرت کا حکم کیا ہے اور کیا اسے زنا شمار کیا جائیگا یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

عورت اگر کسی مرد کے ساتھ شادی کی رغبت نہیں رکھتی اور اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تو اس کے ولی کے لیے اس شخص کے ساتھ شادی پر مجبور کرنا حرام ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جائیگا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6968) صحیح مسلم حدیث نمبر (1419).

اس حدیث کا ظاہر ہر کنواری عورت اور ہر ولی کو شامل ہے اس میں باپ وغیرہ کا کوئی فرق نہیں ہوگا، اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب باندھتے ہوئے کہا ہے : " باپ وغیرہ کنواری اور ثیب (جس کی پہلے شادی ہو چکی تھی اور اب وہ خاوند کے بغیر ہو) کی شادی ان دونوں کی رضامندی کے بغیر نہیں کر سکتا"

عورت کے ولی کو چاہیے کہ وہ اپنی بیٹیوں کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرتے ہوئے ایسے افراد سے ان کی شادی مت کرے جسے وہ پسند نہ کرتی ہوں اور پھر وہ ان کا کفو یعنی برابری کا رشتہ ہونا چاہیے، کیونکہ وہ لڑکی کی مصلحت کی خاطر شادی کر رہا ہے نہ کہ اپنی مصلحت کی خاطر.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"لڑکی کی ناپسندیدگی کی حالت میں اس کا نکاح کرنا اصول اور عقل کے بھی منافی ہے، اللہ سبحانہ و تعالی نے عورت کے ولی کے لیے عورت کی اجازت کے بغیر خرید و فروخت کرنا جائز نہیں کیا، اور نہ ہی وہ کھانا پینا اور لباس جسے وہ نہیں چاہتی پر مجبور کرنا جائز نہیں کیا تو پھر اسے ایسے شخص کے ساتھ مباشرت و مجامعت کرنے پر کیسے مجبور کیا جا سکتا ہے جسے وہ پسند نہیں کرتی اور چاہتی نہیں!

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بیوی کے مابین محبت و مودت اور الفت پیدا کی ہے، تو اگر یہ بیوی اپنے خاوند سے نفرت رکھتی ہو اور اسے ناپسند کرے تو یہاں کونسی محبت و مودت اور الفت ہوگی ؟!!! انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (25/32).

دوم :

اگر مجبور کر کے عقد نکاح کر دیا گیا تو یہ عقد نکاح عورت کی اجازت پر موقوف ہوگا، اگر عورت اجازت دیتی ہے اور رضامند ہو جاتی ہے تو یہ عقد نکاح صحیح ہوگا، اور اگر اجازت نہیں دیتی تو یہ عقد نکاح فاسد ہوگا.

بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے سے کر دی ہے تا کہ اس کا خسیس پن دور کرے.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاملہ کو اس لڑکی پر چھوڑ دیا تو وہ لڑکی کہنے لگی: میرے والد نے جو کیا میں نے اس کی اجازت دی، لیکن میں یہ چاہتی تھی کہ عورتوں کو یہ علم ہو جائے کہ اس معاملہ میں باپوں کو کچھ حاصل نہیں"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1874) بوصیری رحمہ اللہ نے مصباح الزجاجۃ (102/22) میں صحیح قرار دیا ہے، اور اسی طرح شیخ مقبل الوادعی رحمہ اللہ نے بھی کہا ہے کہ یہ مسلم کی شرط پر ہے. انتہی

دیکھیں: الصحیح المسند (160).

اور اگر عورت یہ نکاح جائز قرار نہ دے اور اسے جاری نہ رکھے تو یہ نکاح فاسد ہوگا، اسے چاہیے کہ جس کے ساتھ اس کا نکاح ہوا ہے اسے بتا دے، اور اس کے ساتھ نکاح کرنے والے کو جماع اور مباشرت پر مجبور کرنے کا حق نہیں ہے.

جب وہ عورت اس شادی پر راضی نہیں تو پھر وہ اپنے خاوند کو اپنے سے جماع اور مباشرت نہ کرنے دے.

اس نکاح کے فاسد ہونے کے باوجود اس لڑکی کو طلاق دینے پر ہی ثابت یا پھر نکاح مقرر ہوگا، یا پھر عدالت کے فیصلہ کرنے پر، کیونکہ اس نکاح کے صحیح ہونے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، اور بہت سارے علماء اسے جائز قرار دیتے ہیں.

اس لیے آپ کو اپنا معاملہ شرعی عدالت میں قاضی کے پاس اٹھانا چاہیے تا کہ وہ اس نکاح کے فسخ کا حکم صادر کرے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ناپسندیدگی اور جبر کی حالت میں کیے گئے نکاح کا اسلام میں حکم کیا ہے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"اگر وہ عورت اس شادی پر راضی نہیں تو وہ اپنا معاملہ عدالت میں پیش کرے تا کہ اس کا عقد نکاح ثابت یا فسخ ہو سکے" انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (126/18).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق یہ نکاح فاسد ہے لیکن صحیح اور فاسد ہونے کے اختلاف سے نکلنے کے لیے وہ کسی اور سے شادی اسی صورت میں کر سکتی ہے جب وہ اسے طلاق دے دے، یا پھر شرعی عدالت کے ذریعہ قاضی اس کا نکاح فسخ کر دے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز(411/20).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر ہم کہیں کہ نکاح صحیح نہیں تو پھر اسے ضرور فسخ کرنا چاہیے؛ کیونکہ یہ صحیح نہیں، لیکن اگر ہم یہ فرض کریں کہ عورت اس شخص کے پاس چلی گئی اور وہ شخص اس عورت کو پسند آ گیا اور اس نے عقد نکاح جائز کر دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، عورت کی اجازت کی بنا پر یہ نکاح صحیح ہو گا" انتہی

دیکھیں: اللقاء الشہری(343/1).

سوم:

اگر مجبور کر کے جماع اور مباشر ہو جائے تو شر معنوں میں زنا شمار نہیں ہو گا؛ کیونکہ ان کے عقد نکاح میں شبہ پایا جاتا ہے، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اس نکاح کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے، اگرچہ اس شخص کے لیے ایسا کرنا حرام تھا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ ایسی عورت سے دخول کرے جس کا نکاح جبرا کیا گیا ہو؛ کیونکہ یہ نکاح صحیح نہیں ہے" انتہی

ماخوذ از: اللقاء الشہری(343/1).

بہر حال جب وہ مجبور ہے یعنی اس پر جبر کیا گیا ہے تو وہ گنہگار نہیں، اور اسے دو چیزوں میں ایک کا اختیار ہے: وہ اس خاوند کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر راضی ہو جائے، یا پھر وہ اس کے ساتھ رہنے سے انکار کا اعلان کر دے، اور شرعی عدالت اور قاضی کے ذریعہ سے اس نکاح کو فسخ کرنے کی کوشش کرے.

مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے سوال نمبر(105301) اور(47439) اور(138734) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.